جلد ۵۴/۱۹ | ۲ صلح ۱۳۴۴ ہش ۲۸ شعبان ۱۳۸۴ھ ۲ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

——— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ———

ربوہ ۳۱ دسمبر بوقت ۸ بجے صبح

ایامِ جلسہ میں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ البتہ کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ پرسوں دن بھر بھی حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کے وقت بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات بھی بے چینی رہی اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

باوجود ضعف کے حضور نے ہزارہا احباب کو ایامِ جلسہ میں شرفِ زیارت بخشا فالحمد للہ

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان خدائی نشانوں کا مظہر

جماعتِ احمدیہ کا ۷۳ واں جلسہ سالانہ نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

ربوہ کی مقدس سرزمین میں اسلام و احمدیت کے ایک لاکھ سے زائد فدائیوں کا فقید المثال اجتماع

پاکستان کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ یورپ افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ سے آئے ہوئے احمدی احباب کی شرکت

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی غیر معمولی کثرت۔ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا پُر کیف منظر

ربوہ ——— جماعت احمدیہ پاکستان کا ۷۳ واں جلسہ سالانہ جس کی خالص تائیدِ حق اور کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اور جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے حسبِ پروگرام ۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ نو بجے صبح شروع ہو کر دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی تابندہ روایات کے ساتھ پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے مورخہ ۲۸ دسمبر بروز سوموار ساڑھے چار بجے سہ پہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس مقدس و مبارک موقعہ پر جو آسمانی وعدوں کے مطابق غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان خدائی نشانوں کا حامل تھا نہ صرف پاکستان کے کونہ کونہ سے بلکہ دنیا کے دور دراز ممالک سے آئے ہوئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ایک لاکھ سے بھی زائد فدائی دیوانہ وار اپنے مرکز کی طرف کھنچے چلے آئے اور اس شان سے آئے اور پہلے سے بڑھ کر اس قدر کثیر تعداد میں آئے کہ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا کا پُر کیف نظارہ ایک دفعہ پھر آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کے خدائی وعدہ کو پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کرنے اور اس طرح احمدیت کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب بنا۔ شمعِ احمدیت کے ان ایک لاکھ سے بھی زائد پروانوں کو ان بابرکت ایام میں ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف سے غیر معمولی طور پر مستفیض ہونے کے علاوہ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے اتنے مواقع میسر آئے اور وہ حسبِ استعداد علم و عرفان اور پاک تبدیلی کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کامیابی و ترقی کا خدائی وعدہ اور اس کا مہتم بالشان ظہور

جماعت احمدیہ کے ہر جلسہ سالانہ کی طرح جو خدائی منشاء اور اس کے اذن کے ماتحت گزشتہ ۷۳ سال سے مسلسل منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے۔ امسال کا جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان بشارت يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کا مصداق تو تھا ہی، یہ شامل ہونے والے احباب کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کی وجہ سے ترقی کے اس وعدہ کی صداقت کو بھی ایک بار پھر روزِ روشن کی طرح عیاں کرنے کا موجب بنا۔ جس کی آج سے انیس سال پہلے بشارت دیتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُسے خدائی فیصلہ اور تقدیرِ مبرم قرار دیا تھا۔ حضور نے ۱۹۴۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سال بہ سال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافے کو خدائی تائید و نصرت کا ایک مہتم بالشان ثبوت قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

وقفِ جدید کے سال ہشتم کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام احبابِ جماعت کے نام

وقفِ جدید کے نئے مالی سال (سال ہشتم) کے آغاز پر جو یکم جنوری ۱۹۶۵ء سے شروع ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو حسبِ ذیل پیغام سے نوازا ہے۔ حضور کا یہ بصیرت افروز پیغام محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کو جلسہ سالانہ میں احباب کو پڑھ کر سنایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا متن

برادرانِ جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

وقفِ جدید کے نئے مالی سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس تحریک میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو پہلے سے بھی تیز کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۸/۱۲/۶۴

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... ربوہ سے شائع کیا

"جو کچھ مَیں کہتا ہوں (اور مَیں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اِس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اِس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو، شور مچائے، گالیاں دے یا بُرا بھلا کہے، اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائیگا جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی بدل نہیں سکتا اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہرحال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ مَیں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہو گا مگر بہر حال یہ خدائی فیصلہ ہے۔ میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اِس سلسلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔ خدا نے اِس جماعت اور سلسلہ کی ترقی کو میری ذات سے وابستہ کر دیا ہے اور اُس نے اپنے نام اور اپنی طاقت اور اپنے جلال کے اظہار کیلئے مجھے چُن لیا ہے"۔

(تقریر ۲۸۔ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء بر موقع جلسہ سالانہ بمقام قادیان مطبوعہ الفضل ۲۲ر جنوری سنہ ۱۹۶۰ء صـ۱)

یہ خدائی وعدہ اُس وقت سے برابر پورا ہو کر احمدیت کی صداقت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی موعودہ خلافت کی حقانیت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرتا چلا آرہا ہے۔ آج سے اُنیس سال قبل جب حضور نے اِس خدائی وعدہ کا اعلان فرمایا تھا جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد ۳۴، ۳۵ ہزار تھی۔ اس کے بعد سے یہ تعداد اِس سُرعت کے ساتھ بڑھتی چلی آرہی ہے کہ جو فی الواقعہ معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتی ہے بالخصوص حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی موجودہ علالت کے دَور میں جسے خدا تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت خود لایا ہے جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونیوالوں کی تعداد میں سال بہ سال غیر معمولی اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے اور اِس طرح زبانِ طعن دراز کرنے والے غیر مبائعین اور دیگر مخالفین کی غلط روی کو آشکار کر کے انہیں خود اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والا ثابت کر رہا ہے

گزشتہ سال تک جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ پہنچ چکی تھی امسال خدائی وعدے کے بموجب جلسہ پر تشریف لانے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی۔ امسال جن ہزاروں ہزار احباب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ لنگر سے کھانا کھایا ان کی تعداد میں گزشتہ سال کی نسبت ۹۸۵۱ افراد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال ایک وقت میں لنگر سے کھانا کھانیوالوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۶۵۲۹ تھی امسال لنگر سے ایک وقت میں ۶۶۳۸۰ افراد نے کھانا کھانے کی سعادت حاصل کی۔ اِس طرح امسال لنگر خانوں سے ایک خاص نظام کے ماتحت تقسیم ہونیوالے کھانے، پرائیویٹ رہائش گاہوں میں طعام کا خود اپنا انتظام کرنے والوں، خورد و نوش کے لئے ہوٹلوں کی طرف رجوع کرنے والوں اور مقامی باشندوں کے اعداد و شمار کو یکجا کرنے سے جو نتیجہ برآمد ہوا ہے وہ یہی ہے کہ امسال اسلام و احمدیت کے ایک لاکھ سے بھی زائد فدائیوں نے جن میں مرد عورتیں اور بچّے سب شامل ہیں جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے خدائے واحد کے نام کی تقدیس بلند کرنے اور اجتماعی عبادات اور ذکرِ الٰہی کی برکات سے متمتع ہونے کی سعادت حاصل کی۔

اقوامِ شرق و غرب

پھر امسال بھی یہ خدائی وعدہ بڑی آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا کہ "خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اِس میں آملیں گی" صرف مشرقی اور مغربی پاکستان کے کونے کونے سے ہی احباب نہیں آئے بلکہ دنیا کے دور و دراز ممالک سے بھی لوگ جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے یہاں کھنچے چلے آئے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے ہزاروں ہزار احباب اور ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلبہ (جن میں ٹانگانیکا، غانا، سیرالیون، ماریشس چین، انڈونیشیا اور جزائر فجی کے طلبہ شامل ہیں) کے علاوہ ٹانگانیکا، کینیا، یوگنڈا، غانا جنوبی افریقہ، انگلستان، ہالینڈ، جرمنی نیز عدن اور کویت کے بہت سے احباب نے امسال جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ چنانچہ ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) سے جناب رشیدی صبیح تشریف لائے، غانا (مغربی افریقہ) سے وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ کے جنرل پریذیڈنٹ محمد آر نصر صاحب نیز وہاں کے علاقہ اشانٹی کی جماعت ہائے احمدیہ کے علاقائی پریذیڈنٹ الحاج الحسن عطاء صاحب کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) سے احمدیہ مسلم مشن کے جنرل سیکرٹری محمد حنیف ابراہیم صاحب، سوئٹزرلینڈ سے مسٹر رفیق چانن، جرمنی سے مس جمیلہ کوپ مین اور مسٹر علی حسن کاسٹنر، انگلستان سے مسٹر جانسن اور چین سے مسٹر چو وانگ شاہ وغیرہ ہم اِس موقع پر ہزار ہا میل کا سفر طے کر کے ربوہ تشریف لائے اور جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوئے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جرمنی کے علی حسن کاسٹنر صاحب اگرچہ نومسلم ہیں لیکن انہوں نے ابھی احمدیت قبول نہیں کی ہے تاہم تحقیق میں مصروف ہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کا شوق انہیں بھی جرمنی سے ربوہ کھینچ لایا۔ انگلستان کے مسٹر جانسن کلکتہ آئے ہوئے تھے۔ وہ درویشانِ قادیان کے ہمراہ ہندوستان سے ربوہ آئے اور جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ان میں سے علی الخصوص مسٹر محمد آر نصر مسٹر رفیق چانن، مسٹر محمد حنیف ابراہیم اور مسٹر رشیدی صبیح نے جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں احباب سے خطاب کر کے مختصر لیکن نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔

ان تمام غیر ملکی احباب کے علاوہ وہ پاکستانی احمدی احباب بھی جو بیرونی ممالک میں رہائش پذیر ہیں خاصی تعداد میں امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ تشریف لائے چنانچہ ہالینڈ سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت گلاسگو (انگلستان) سے وہاں کی جماعتِ احمدیہ کے پریذیڈنٹ منوّر احمد صاحب لمّی لندن سے عبدالمنان دین صاحب اور انکی اہلیہ محترمہ اور عبدالعزیز دین صاحب کی اہلیہ محترمہ نیز جمعدار کرم دین صاحب۔ کینیا (مشرقی افریقہ) سے سیٹھ عبدالستار صاحب چوہدری رحمن خان صاحب، ملک محمد عثمان صاحب، سید بشیر احمد شاہ صاحب، ناصرہ ندیم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ نیروبی، منیرہ ندیم صاحبہ، منصور احمد ندیم، فاروق احمد ندیم، اقبال بیگم صاحبہ، اور مسٹر بشیر احمد صاحب برمی مع اہل و عیال، ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) سے بشیر حبیب صاحب، ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار اور حبیبہ بیگم صاحبہ۔ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے میاں محمد حسین صاحب۔ عدن سے ڈاکٹر عبداللطیف صاحب اور ڈاکٹر محمد خان صاحب اِسی طرح کویت سے مظفر حسن صاحب، جمعدار غلام رسول صاحب، عزیز احمد صاحب محمد افضل صاحب مع اہلیہ محترمہ، اور عبدالرحیم صاحب کو ربوہ تشریف لا کر جلسہ میں شمولیت کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔

اِس لحاظ سے ہمارا جلسہ سالانہ کا یہ اجتماع بفضل اللہ تعالےٰ دنیا کی مختلف قوموں اور نسلوں کا ایک نمائندہ اجتماع تھا۔ انہی مختلف قوموں اور نسلوں کا جنہیں اللہ تعالےٰ نے خاص اس جلسہ کے لئے اپنے وعدہ کے بموجب تیار کیا ہے اور کر رہا ہے۔

دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی کثرت

جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تا اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق میں ترقی ہو۔ امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ بنیادی غرض بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے ہزار ہا احباب کو خصوصی عبادات، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے بے حساب مواقع حاصل ہوئے اور انہوں نے ایسے انمول مواقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغامات اور علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہونے کے علاوہ راتیں بھی احباب نے حتی الوسع عبادت اور ذکرِ الٰہی میں بسر کیں جلسہ کے مبارک ایام میں باقاعدگی کے ساتھ مسجد مبارک میں نمازِ تہجّد باجماعت ادا کی جاتی رہی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے پڑھائی۔ احباب علی الصبح چار بجے سے ہی مسجد میں پہنچنے شروع ہو جاتے یہاں تک کہ ساڑھے چار بجے نماز کھڑی ہونے تک مسجد اور اس کا صحن ہی نہیں بلکہ مسجد کا بیرونی احاطہ بھی نمازیوں سے اس طرح پُر ہو جاتا کہ تِل دھرنے کو جگہ نہ ملتی۔ بہت سے احباب شدید سردی کے باوجود کھلے میدان کی ٹھنڈی زمین پر ہی کمال محویت کے عالم میں نماز ادا کرتے۔ نماز کے دَوران نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل شفایابی کیلئے دعائیں مانگی گئیں نمازِ تہجّد کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی جاتی، پھر محترم مولانا شمس صاحب قرآن مجید کا درس دیتے۔ قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہونے کے بعد احباب بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں کے مزاروں پر دعا کرتے۔ وہاں دعا کرنے والوں کا ایک تانتا بندھا رہتا اِسکے

(باقی صـ۴ پر)

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقع پر

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا افتتاحی پیغام

پورے عزم اور ارادہ کے ساتھ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہو جاؤ

اور

اُس وقت تک چَین نہ لو جب تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پھر دنیا میں قائم نہ ہو جائے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے افتتاحی اجلاس میں اجتماعی دعا سے قبل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل بصیرت افروز پیغام جو حضور کی ایک پر معارف تقریر کے اقتباس پر مشتمل تھا پڑھ کر سنایا:۔

برادران جماعت! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہماری موجودہ مثال

اُن کمزور پرندوں کی سی ہے جو دریا کے کسی خشک حصّہ میں ستانے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اور شکاری جو ان کی تاک میں لگا ہوا ہوتا ہے ان پر فائر کر دیتا ہے اور وہ پرندے وہاں سے اُڑ کر ایک دوسری جگہ پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہم بھی آرام سے اور اطمینان سے دنیا کی چالاکیوں اور ہوشیاریوں اور فریبوں سے بالکل غافل ہو کر اپنے آرام گاہ میں اطمینان اور آرام سے بیٹھے تھے اور ارادے کر رہے تھے کہ ہم میں سے کوئی اُڑ کر امریکہ جائے گا کوئی انگلستان جائے گا۔ کوئی جاپان جائے گا۔ اور دین اسلام کی اشاعت ان جگہوں میں کرے گا۔ لیکن چالاک شکاری اس تاک میں تھا کہ وہ ان غافل اور سادہ لوح پرندوں پر فائر کرے۔ چنانچہ اس نے فائر کیا اور چاہا کہ وہ ہمیں منتشر کر دے مگر ہماری جماعت جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں پرندہ ہی قرار دیا گیا ہے اپنے اندر ایک اجتماعی روح رکھتی تھی وہ مرغابیوں کی طرح اٹھی تھوڑی دیر کے لئے اِدھر اُدھر اڑی مگر پھر جمع ہوئی اور ربوہ میں آ کر بیٹھ گئی۔

بے شک ابھی یہ ایک بیج ہے

جو دکھائی دے رہا ہے مگر یہ بیج بڑی برکت کی نشانی ہے بڑی رحمت کی نشانی ہے اور آئندہ کے لئے بڑی امیدیں دلانے والی چیز ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ امر بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ چیز اچھی بھی ہے بہتر بھی ہے بلکہ ہمارے لئے فخر کا موجب بھی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ہماری پیدا کردہ نہیں بلکہ ہمارے خدا ہی کی پیدا کردہ ہے اور ہم اس خوبی میں جو ہمارے اندر لوگوں کو نظر آتی ہے اپنے خدا ہی کا ہاتھ دیکھتے ہیں اس لئے ہم اسی کے حضور میں ادب کے ساتھ اپنا سر جھکاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں

اے مہربان آقا!

جس نے ہم کو انتشار کے بعد پھر جمع کیا جس نے پریشانی کے بعد ہمیں پھر امن کا راستہ دکھایا اور جس نے آئندہ کے لئے ہمیں بہت سی امیدیں دلائیں اگر تیرے علم میں ہمارے لئے کوئی اور ابتلاء بھی مقدر ہیں تو ہم تجھ سے امید رکھتے ہیں کہ تو پھر بھی ہم کو پراگندہ نہیں ہونے دے گا بلکہ اپنے خاص فضل اور مہربانی سے ہماری کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ہماری خطاؤں کو معاف فرماتے ہوئے پھر ہم کو اکٹھا کر دے گا۔ پھر ہم کو جمع ہونے کی توفیق عطا فرما دے گا اور اس وقت تک ہمارے ارادوں کو متزلزل نہیں ہونے دے گا جب تک کہ ہم اسلام کو تمام دنیا میں قائم نہ کر دیں۔ ہمیں یہ امیدیں تیرے فضل نے دلائی ہیں اور ہماری امنگیں تیری رحمت کا ہی نتیجہ ہیں۔ پس اے آقا ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تو ہماری کمزوریوں کو نظر انداز کر کے ہم میں وہ قومی روح پیدا فرما جو دنیا کی فتح کے لئے ضروری ہے اور ہم میں وہ یگانگت اور اتحاد پیدا فرما۔ جو دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے اور ہمارے لئے ایسے سامان پیدا فرما کہ ہم دنیا میں ہر مشکل اور مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہا کریں۔ اور ہمیشہ

ایک جھنڈے کے نیچے

جمع رہا کریں۔ تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو ہم دنیا میں پھیلا سکیں اور خدا تعالےٰ کی بادشاہت کو اس دنیا کے چپہ چپہ پر قائم کر سکیں اور وہ محسن ترین وجود جو آج مظلوم ترین وجود بنا ہوا ہے اس کی شان اور عظمت کو دوبارہ دنیا میں قائم کر سکیں۔

ایمان کہلاتا تو ہمارا ایمان ہے۔ لیکن حقیقتاً خدا تعالےٰ کے پیدا کئے بغیر پیدا بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آؤ ہم خدا تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ مہربانی کر کے ہم لوگوں کو جو درحقیقت اس کے فضلوں کے مستحق نہیں سخت کمزور ہیں اور اعمال میں سست اور غافل ہیں اپنا فضل نازل کر کے وہ ایمان بخشے وہ غیرت بخشے کہ ہمارے دلوں کی آگ سلگتی چلی جائے بھڑکتی چلی جائے یہاں تک کہ ہم

پورے عزم اور ارادہ کے ساتھ

دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہو جائیں اور اس وقت تک آرام کا سانس نہ لیں جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت اور آپ کی عظمت کو پھر دنیا میں قائم نہ کر دیں اور وہ ظلم اور بے انصافی جو ہمارے آقا سے ہوتی چلی آ رہی ہے اس کا بدلہ نہ لے لیں۔ مگر وہ بدلہ نہیں جو سر دل کو تلوار سے کاٹتا ہے بلکہ وہ بدلہ جو دلوں کو محبت سے بھرتا ہے تاکہ دنیا میں خدا تعالےٰ کا نام پھر روشن ہو اور اللہ تعالےٰ کا جلال ایک دفعہ پھر ظاہر ہو جائے۔ پس

دعا کرو

دل کے ساتھ۔ خشیت کے ساتھ، امیدوں کے ساتھ اور اپنے عجز کے اظہار اور کمزوری کے اعتراف کے ساتھ کیونکہ سچی دعا وہی ہوتی ہے جو ایک طرف اپنی کمزوری اور عجز کا اعتراف رکھتی ہے تو دوسری طرف خدا تعالےٰ کی رحمتوں سے اس میں مایوسی نہیں ہوتی۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اخبار احمدیہ: محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تحریر فرماتے ہیں:۔

"بیگم صاحبہ عزیزم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کراچی سے واپس آتے ہوئے کار کے حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہو گئیں دو جگہ ہڈیوں پہ شدید ضرب آئی ہے۔ نشتر میڈیکل کالج میں زیر علاج ہیں۔ مشرقی بنگال میں وہ لجنہ اماء اللہ کی سرگرم کارکن ہیں اور نہایت اخلاص اور شوق سے سلسلہ کے کام بجا لاتی ہیں اس لئے قارئین کرام سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین"

الحمد للہ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس حال مقیم شکاگو کی بیگم صاحبہ جو ۲۳ دسمبر کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز بعزم شکاگو روانہ ہوئی تھیں وہ ۲۸ دسمبر کی شام کو بخیر و عافیت شکاگو پہنچ گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر و امتنان کے عملی اظہار کے طور پر

جلسہ سالانہ کے موقع پر احمدی خواتین کی عظیم الشان مالی قربانی

ڈنمارک میں مسجد کی تعمیر کے لئے دو لاکھ روپیہ فراہم کرنیکا عزم۔ ایک لاکھ روپیہ کے وعدے اور آٹھ ہزار کی نقد وصولی

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ۲۷ دسمبر ۶۴ء کے پہلے اجلاس میں اپنی تقریر کے اختتام پر فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اس کے وعدوں کے مطابق اسکی موعود خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کو پورے پچاس برس گزر چکے ہیں۔ اس مبارک موقع پر جماعت کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا۔ شادان و مسرور ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی خلافت کا یہ کامیاب پچاس سالہ دور اسلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم یعنی جتنا بھی تم میرا شکریہ ادا کرو گے میں اور بھی زیادہ انعامات کی بارشیں تم پر برساؤں گا۔ تو پھر کیوں نہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کی وارث بنیں اور کیوں نہ ہم بھی اس پُرمسرت موقع پر اپنے آسمانی آقا کے حضور تشکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کریں تا وہ ہم پر اپنی بے پایاں رحمتوں کا نزول جاری رکھے۔ لیکن ہم اس خوشی کا اظہار کسی ظاہری جشن کے ذریعہ نہیں کریں گی بلکہ ایسے رنگ میں کریں گی جس سے دین اسلام کی ترقی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی کامل رضا حاصل ہو جائے۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ یورپ کے کسی ایک ملک میں شکریہ کے طور پر ایک مسجد تعمیر کروائی جائے تا اس سے دن میں پانچ بار اللہ اکبر کی صدا گونج کر حق کے متلاشیوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہو اور تثلیث کی آغوش میں پلے ہوئے زنگ آلود اذہان گلزار احمد کی خوشبوؤں سے معطر ہو جائیں۔ اور وہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دن میں کئی بار درود بھیجنے والے بنیں۔

آپ نے فرمایا کہ میں اس کے لئے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں تعمیر مسجد کے لئے چندہ کی تحریک کرتی ہوں۔ وہاں پر مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے اس مقدس گھر کی تعمیر کیلئے دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے جس کا اکٹھا کرنا ایک زندہ جماعت کی خواتین کے لئے ہرگز مشکل نہیں ہے۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی طرف سے مبلغ ایک ہزار روپے کا گرانقدر وعدہ کا اعلان فرمایا آپ کی اس پُراثر تحریک نے حاضرات جلسہ کو بے حد متاثر کیا اور پروگرام کے دوران ہی مستورات نے انفرادی اور اجتماعی وعدہ جات لکھوانے کے علاوہ نقد ادائیگی روپوں اور زیورات کی صورت میں شروع کر کے اس امر کا عملی ثبوت دیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی ایک زندہ جماعت سے منسلک ہیں۔ چنانچہ پہلے ہی روز قریباً ایک لاکھ روپے کے وعدہ جات موصول ہو گئے۔ اور مبلغ آٹھ ہزار نقد وصول ہوا۔ لجنہ اماء اللہ لاہور نے مبلغ -/۳۰،۰۰۰ روپے کا گرانقدر وعدہ پیش کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نکاح اور شادی کی بابرکت تقاریب

مورخہ ۲۸ دسمبر کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اور جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کے انعقاد سے قبل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے فرزند ارجمند صاحبزادہ میرزا انس احمد صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح صاحبزادی امۃ الحسیب صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر طے پایا۔ مکرم مرزا انس احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوتے ہیں اور صاحبزادی امۃ الحسیب صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی پوتی ہیں۔

(۲) مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا نکاح صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر طے پایا۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں۔

تقریب شادی

مورخہ ۳۰ دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند ارجمند مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۲۹ مارچ ۶۴ء کو صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ہوا تھا۔

بارات تیسرے پہر چار بجے قصر خلافت سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں روانہ ہوئی۔ تقریب رخصتانہ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی کوٹھی پر عمل میں آئی۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے اسکا آغاز کیا۔ جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم دعائیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ شادی کی اس بابرکت تقریب میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناظر و وکلاء صاحبان۔ مختلف بیرونی جماعتوں کے امراء اور دیگر احباب جماعت کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

ادارہ الفضل ان بابرکت تقریبات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم مرزا عزیز احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی طور پر مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ان تقریبات کو مبارک کرے اور ان برکات و افضال کو پھیلانے کا موجب بنائے۔ جس کا اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرما رکھا ہے۔ آمین۔

بقیہ صا

بعد احباب بعجلت کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر جوق در جوق جلسہ گاہ میں پہنچ کر وہاں سارا دن اہم علمی اور دینی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر سننے میں مصروف رہتے اس طرح ان ایام میں ان کے شب و روز عبادات دعاؤں اور ذکر الٰہی میں ہی بسر ہوتے رہے چنانچہ اس کثرت سے ذکر الٰہی بلند ہوا کہ تین دن اور تین رات تک ربوہ اور اس کا ماحول محبت الٰہی اور محبت رسولؐ کے اذکار مقدس سے گونجتا رہا۔

جلسہ سالانہ کی ایک ضمنی غرض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی ایک ضمنی غرض یہ بھی بیان فرمائی تھی کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت ادا کی جائیگی یہ غرض امسال بھی بکمال و تمام پوری ہوئی۔ جلسے سے ایک روز قبل یعنی مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ احباب ہزاروں ہزار کی تعداد میں ربوہ پہنچ چکے تھے اس لئے نماز جمعہ مسجد مبارک کی بجائے جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ کی اس غرض پر روشنی ڈالنے کے بعد ان جملہ احباب کے نام پڑھ کر سنائے جو سال کے دوران وفات پانے کے بعد بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے اور پھر نماز جمعہ کے بعد ان سب اور دیگر وفات یافتہ احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور اس طرح ہزاروں ہزار احباب نے اپنے ان وفات یافتہ بھائیوں کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی۔

ایمان افروز تقاریر

جلسہ سالانہ کے ایام میں دن کے اوقات میں حسب معمول چھ اجلاس منعقد ہوئے جن میں ہزاروں ہزار احباب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور افتتاحی اور اختتامی پیغامات سے مستفیض ہونے کے علاوہ علمائے کرام کی زبانی ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف سننے کے مواقع میسر آئے۔ ان اجلاسوں کی مختصر روداد آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔

الغرض جلسہ سالانہ میں ہزاروں ہزار احباب کو ربانی باتوں کے اذکار مقدس سننے اور دن اور رات اجتماعی ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کے انمول مواقع میسر آئے اور وہ روحانی نعمتوں سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲